روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱	سوموار ۱۴۔ شوال ۱۴۱۱ھ، ۲۹۔ شہادت ۱۳۷۰ہش، ۲۹۔ اپریل ۱۹۹۱ء	نمبر ۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر جماعت دعاؤں میں مشغول رہے

"اگر جماعت دعاؤں میں مشغول رہے اور اللہ تعالیٰ سے غیبی امداد طلب کرتی رہے تو ایک تقریب اور کئی تقریبات کے راستے کھول دیتی ہے اور ایک ملک میں قبولیت اور کئی ملکوں میں مقبولیت کے سامان مہیا کر دیا کرتی ہے۔ اس طرح ہمارے دروازے جن نئے میدانوں میں کھلتے ہیں۔ اور بہت سے دروازے اور میدانوں میں کھلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں پھر اصل کلام کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی قسموں پر جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ بھی اسی قسم کا ہے۔ بڑے غور و فکر کے بعد یہ راز ہم پر کھلا ہے کہ قرآن شریف کے جس جس مقام پر کوتہ اندیشوں نے اعتراض کئے ہیں۔ اسی مقام پر اعلیٰ درجہ کی صداقتوں اور معارف کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ جس پر اُن کو اس وجہ سے اطلاع نہیں ملی کہ وہ حق کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں اور قرآن شریف کو محض اس لئے پڑھتے ہیں کہ اس پر نکتہ چینی اور اعتراض کریں۔ یاد رکھو قرآن شریف کے دو حصّے ہیں بلکہ تین۔ ایک تو وہ حصّہ ہے جس کو ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی جو اُمّی ہوتے ہیں سمجھ سکتے ہیں اور دوسرا وہ حصّہ ہے جو اوسط درجہ کے لوگوں پر کھلتا ہے۔ اگرچہ وہ پورے طور پر اُمّی نہیں ہوتے، لیکن بہت بڑی استعداد علوم کی بھی نہیں رکھتے اور تیسرا حصّہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو اعلیٰ درجہ کے علوم سے بہرہ ور ہیں اور فلاسفر کہلاتے ہیں۔ یہ قرآن ہی کا خاصّہ ہے کہ وہ تینوں قسم کے آدمیوں کو یکساں تعلیم دیتا ہے، ایک ہی بات ہے جو اُمّی اور اوسط درجہ کے آدمی اور اعلیٰ درجہ کے فلاسفر کو تعلیم دے جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۳-۱۴۴)

ربوہ:۔ ۲۶ شہادت (اپریل) آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ خطبہ میں انہوں نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ مارچ ۹۱ء بمقام بیت الفضل لندن پڑھ کر سنایا۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ سے استنباط کرتے ہوئے نمازوں اور عبادات میں لذت حاصل کرنے کیلئے اہم نکات بیان کرنے کا مضمون جاری رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انعامات کا ذکر فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مصائب بھی اس رنگ میں قابلِ رشک ہوتے ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں کھلتی ہیں۔ حمد کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پہلے غیر اللہ سے ہر قسم کی ذاتی تعریف

باقی صفحہ ۸ پر

فضل عمر ہسپتال میں
چائلڈ سپیشلسٹ کی آمد

مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب قاضی چائلڈ سپیشلسٹ اسلام آباد مؤرخہ ۲ مئی ۱۹۹۱ء بروز جمعرات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ وہ بچوں کا طبّی معائنہ فرمائیں گے۔ مریضوں کی سہولت کے لئے یہ پروگرام بنایا گیا ہے کہ خواہش مند حضرات یکم مئی تک کسی روز ہسپتال تشریف لا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

خدا کی خاطر جو صبر کیا جائے وہ کبھی ضائع نہیں جاتا

اقتباس از خطبہ عید الفطر فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی خاطر بہت سے ظلم سہنے والے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی آگ ان کو خاکستر کر دیتی ہے اور وہ آگ میں پھول نہیں کھلا سکتے، آگ میں پھول نہیں سجا سکتے، آگ کو پھولوں میں تبدیل نہیں کر سکتے۔ کتنی ہی قومیں ہیں جو ظلموں کی چکی میں پیسی گئیں اور صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔ چونکہ ان مظالم کا یا ان قوموں کے صبر کا خدا کی ذات سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے وہ پیسی بھی گئیں اور فراموش بھی ہو گئیں۔ کتنے ہی افراد ہیں جن کو ظلموں کی آگ نے جلا کر خاکستر کر دیا، لیکن یہ بات بہر حال درست ہے کہ بعض آگوں میں پھول اُگا بھی کرتے ہیں اور پھول سجا بھی کرتے ہیں۔ بعض آگیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کو خدائی تقدیر گلزار میں تبدیل کر دیا کرتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جو آگ تیار کی گئی تھی وہ ویسی ہی آگوں میں سے ایک آگ تھی۔ آپ نے کچھ دکھ برداشت کئے اور جو تکلیفیں ایک فیصلہ اور عزم کے نتیجہ میں خود اپنی ذات کے لئے اختیار کر لیں۔ وہ چونکہ خدا کی خاطر تھیں۔ اس لئے خدا نے ہی یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اس آگ کو جو آپ کے خلاف بھڑکائی گئی تھی اسے لازماً گلزار میں تبدیل کیا۔ پس اس پہلو سے......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی صبر کی جو تعلیم دی گئی ہے اس میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ تیرا صبر اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اور اس میں یہ خوشخبری ہے کہ خدا کی خاطر جو صبر کیا جاتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ وہ صبر لازماً ایک عید میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

بعض صورتوں میں صبر کا زمانہ بالکل مختصر ہوتا ہے اور عید کا زمانہ بہت لمبا چلا جاتا ہے۔ اس لئے امرِ واقعہ یہ ہے کہ رمضان میں بھی ہمیں جو سبق ملتا ہے وہ دراصل ایک عید کا ہمیں اسی لئے (محض چند ایام) بھی فرمایا گیا ہے کہ ان نیکیوں کے بدلے میں خدا تمہیں اتنی جزاء دے گا اور اتنی عیدیں دکھائے گا کہ تم مُڑ کر دیکھو گے تو سختی کے یہ ایام تمہیں ایاماً معدودات دکھائی دینے لگیں گے۔ تم حیرت سے دیکھو گے کہ ہمیں یہ دن کیوں مشکل لگتے تھے، کیوں رمضان کے دنوں میں صبر ہمیں بھاری دکھائی دیا کرتا تھا۔ اب اس کے نتیجہ میں خدا نے جو جزاء عطا فرمائی ہے وہ اتنی عظیم ہے اور اتنی وسیع ہے اور اتنے لمبے عرصہ پر ممتد ہے کہ مڑ کے دیکھتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایاماً معدودات، چند گنتی کے دن تھے جو گذر گئے۔ پس (صاحب ایمان) کے صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کا جو تصوّر باندھا گیا ہے یہ (صاحب ایمان) کے صبر کو ایک غیر معمولی حوصلہ بخشتا ہے۔"

(خطبہ عید الفطر ۲۹ مئی ۱۹۸۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹۔ شہادت ۱۳۷۰ہش ۲۹ ۔ اپریل ۱۹۹۱ء

مادی دنیا اور روحانی دنیا

مادی دنیا میں کچھ چیزیں مفید ہیں اور کچھ مُضر۔ مفید چیزوں سے لوگ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور مُضر چیزوں سے بچنے کی۔ لیکن یہ ہو اسی صورت میں سکتا ہے کہ انسان کو معلوم ہو کہ مفید چیز کون سی ہے۔ اور مُضر کون سی۔ اگر اس بات کا علم نہ ہو۔ اور وہ مفید اور مُضر میں تمیز نہ کر سکے تو چیزوں کے اپنے خواص موجود ہونے کے باوجود وہ فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکے گا اور مُضرت سے بھی نہیں بچ سکے گا۔ مثلاً اگر کسی کو یہ علم نہ ہو کہ سنکھیا ہلاک بھی کر سکتا ہے اور وہ اسے کوئی بمفید چیز سمجھ کر استعمال کر لے تو یقیناً نقصان اٹھائے گا۔ سنکھیا کو مفید بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اور استعمال اسی صورت میں کیا جانا چاہیئے کہ وہ مفید بنا لیا گیا ہو۔

مقصد یہ ہے کہ اشیاء کے خواص کو جان لینے ہی سے انسان ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یا ان کے ضرر سے بچ سکتا ہے۔

روحانی دنیا بھی مادی دنیا سے مماثلت رکھتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کا پَرتو۔ یا عکس ہیں۔ ایک کو سمجھ لینے سے دوسری کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ جس طرح مادی دنیا میں اشیاء کے خواص کا جاننا ضروری ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا میں بھی اعمال کی افادیت اور اہمیت کا جاننا ضروری ہے اور ایسا کرنے کیلئے ہم ان لوگوں کی خدمات کے محتاج ہیں جنہوں نے ان باتوں پر تجربات کئے ہوں اور بار بار کے تجربے سے یہ معلوم کر لیا ہو کہ کیا مفید ہے اور کیا؛ مُضر۔

اسی لئے روحانی دنیا میں کسی رہنما کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس طرح مادی دنیا میں ہر چیز کے خواص معلوم کرنے کے لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ خود تجربہ کرے بلکہ بہت سے لوگوں کے تجربے سے فائدہ اٹھاتا ہے، اور ان پر یقین کر کے اپنے علم کی بنیاد بناتا ہے۔ اسی طرح ہمیں لازم ہے۔ کہ ہم روحانی لوگوں کے تجربے سے فائدہ اٹھائیں۔ جن باتوں کو وہ مفید کہتے ہیں انہیں مفید سمجھیں اور جن باتوں کو وہ ضرر رساں کہتے ہیں انہیں ضرر رساں جانیں۔ اسی میں عافیت ہے

ہو صفائی سب کا اسلوبِ حیات
سب اسے مدنظر رکھیں اگر
چاندنی کی طرح چمکے ہر گلی
ہو فرشتوں کی طرح ہر اک بشر

ابوالاقبال

میرے دل میں آگیا جو یہ بال گر نہ ہوتا
کہ نوشتہ زائچوں میں یہ زوال گر نہ ہوتا

کبھی جا ملیں گے تجھ کو یہی حوصلہ بہت ہے
دل و جان ہار جاتے یہ خیال گر نہ ہوتا

ترے منہ کو چپ ہیں ورنہ انہیں ہم جواب دیتے
کہیں تو نہ رُوٹھ جائے یہ سوال گر نہ ہوتا

تجھے روز خط بھی لکھتی تجھے روز ملنے آتی
مجھے ہمتوں کی پستی کا ملال گر نہ ہوتا

تجھے روز کیسے تکتی مَیں خیال کے جلو میں
مرے آنسوؤں میں واللہ یہ کمال گر نہ ہوتا

ہے مشامِ جاں کو راحت تری خوشبوؤں سے یُوسف
کہ کبھی کے مَر نہ جاتے یہ وصال گر نہ ہوتا

مرے مصطفیٰؐ سے کہہ دو مرا حالِ راز دیکھے
مَیں خموش رہ بھی جاتا مَیں بلال گر نہ ہوتا

ترے در پہ لے ہی آتا کسی روز مجھکو عظمت
مرا جذبۂ صداقت کہ نڈھال گر نہ ہوتا

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

قطعہ

لوگوں سے سب سہولتیں جینے کی چھین کے
اپنے لئے ہر عیش مہیّا کئے ہوئے
ہر شر کی پُشت پہ نظر آتا ہے جن کا ہاتھ
کہتے ہیں خیر کا ہیں تہیہ کئے ہوئے

صاحبزادی امۃ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کا انتہائی شفیق باپ

محترمہ سیّدہ نسیم سعید صاحبہ نے ۱۹۸۳ء کے اوائل میں درج ذیل مضمون تحریر فرمایا تھا۔

میری والدہ بیگم شفیع احمد آخری دنوں میں کینسر سے بیمار تھیں۔ حضور جون ۱۹۷۰ء میں دورۂ یورپ سے واپس تشریف لائے۔ ربوہ آئے ہوئے آپ کو دو دن بھی نہیں گذرے تھے۔ والدہ محترمہ کے دل میں حضور سے ملاقات کی خواہش نے شدت پکڑی۔ ان کی خواہش کے احترام میں ہم بہن بھائی انہیں ربوہ لے گئے ملاقات کے لئے درخواست بھیجی جو منظور نہ ہوئی کیونکہ ملاقاتیں بند تھیں۔ قدرتی بات تھی کہ حضور ازحد تھکے ہوئے تھے۔ کیسے ملاقات ہوتی۔ ہم لوگ واپس لاہور آگئے۔ دو دن کے بعد والدہ صاحبہ کی وفات ہوگئی۔ لاہور سے ہم نے ٹیلیفون پر حضور سے نمازِ جنازہ پڑھانے کی درخواست کی جو حضور نے کمال شفقت سے منظور فرمائی۔ ۱۲؍جون ۱۹۷۰ء (جمعہ) کے تاریخی خطبہ "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کا آپ نے اعلان فرمایا۔ خطبہ بھی لمبا تھا۔ گرمی بھی شدید تھی۔ حضور نے دوپہر کا کھانا بھی ابھی تناول فرمایا تھا۔ (حضور کا طریق تھا کہ نمازِ جمعہ پڑھا کر کھانا تناول فرماتے تھے) ان سب باتوں کے باوجود آپ نے والدہ محترمہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور میرے بھائیوں سے انتہائی محبت و شفقت سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ بیمار تھیں، ملاقات کی چٹ پر تم لوگوں کو لکھنا چاہیے تھا کہ وہ کینسر سے بیمار ہیں۔ بار بار آپ نے یہ جملہ دہرایا۔ مجھے بہت افسوس ہے میں ان سے کیوں نہ ملا۔" آپ کو نہ ملنے کا بہت افسوس رہا۔ چنانچہ جب خواتینِ مبارکہ میں سے بعض نے مجھ سے تعزیت کی تو بتایا کہ حضور کو تمہاری امیّ سے نہ ملنے کا بہت قلق رہا۔ ملاقات نہ ہونے پر والدہ صاحبہ نے بڑے صبر و سکون سے فرمایا اس میں ہی بہتری ہوگی۔ اس وقت میری سمجھ میں ان کا یہ جملہ نہ آیا۔ اب میں سوچتی ہوں واقعی بہتری تھی کیونکہ ملاقات ہوجاتی تو حضور کو وہ تأسف اور خیال نہ ہوتا جس کے نتیجے میں یقیناً آپ نے (ان کے درجات کی بلندی کے لئے خاص دعا کی ہوگی) میرے اشکبار، دلفگار بھائیوں کو گلے سے لگا کر فرمایا کہ کیوں روتے ہو میں تمہارا باپ اور تمہاری ماں ہوں۔ اور پھر حضور نے نہ صرف رُوحانی باپ بن کر ہی دکھایا بلکہ زندگی میں ہم بہن بھائیوں کو خصوصی پیار اور شفقت ہمیشہ عنایت فرمائی۔

مارچ ۱۹۷۹ء میں مشاورت کے دوران حضور پر گردے کی تکلیف کا حملہ ہُوا۔ ڈاکٹری مشورے کے مطابق آپ سے ملاقاتیں بند کر دی گئی تھیں۔ کیونکہ بیماری سے آپ بہت ضُعف محسوس کرتے تھے۔ ادھر میرے بڑے بھائی سیّد برکات احمد صاحب (جو بیرون پاکستان قیام پذیر ہیں) کی بیٹی کے نکاح (ایک نواحمدی نوجوان سے) کی اجازت حضور سے لینی تھی۔ لیکن ہمت نہ پڑتی تھی کہ میں حضور کو جا کر تکلیف دُوں۔ ادھر بھائی کی سونپی ہوئی ایک اہم ذمہ داری۔ آخر بہت تذبذب کے بعد میں ربوہ چلی گئی کہ بھائی کو میں جواب تو دے دُوں گی کہ میں ربوہ ہو آئی ہوں۔ باقسمت یا نصیب۔ شائد باریابی کی سعادت مل جائے دعائیں کرتی ڈرتی ہوئی میں (حضور کی رہائش گاہ) کی ڈیوڑھی پر پہنچی۔ حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات کی درخواست لکھ کر بھیج دی۔ تھوڑی دیر میں بلاوا آگیا۔ حضرت بیگم صاحبہ سے حضور کی خیریت دریافت کرتے، ڈرتے ڈرتے مختصر صورتِ حال عرض کی اور بھائی کا خط پکڑا دیا۔ کہ حضور کی طبیعت بہتر ہو تو حضور کی خدمت میں پیش کر دیجئے گا۔ میں جواب کے لئے دو تین دن ربوہ ٹھہر جاؤں گی۔ بیگم صاحبہ نے شفقت سے فرمایا تم ابھی ذرا ٹھہرو میں ابھی بتاتی ہوں تھوڑی دیر میں آپ اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ تشریف لائیں کہ تم کو حضور بلا رہے ہیں۔ میں دعائیں کرتی کمرے سے ملحق برآمدے میں آئی تو دیکھا کہ یہ ہماری جانوں سے پیارے ہمارے رُوحانی شفیق باپ متبسم کھڑے ہیں۔ مجھے خط کا لفافہ دکھاتے ہوئے فرمایا پڑھو میں نے اس پر کیا لکھا ہے۔ عینک ساتھ لے کر نہیں گئی تھی۔ اس لئے عرض کیا حضور عینک کے بغیر نہیں پڑھ سکتی فرمایا میں نے لکھ دیا ہے "اجازت دی جاتی ہے"۔ جاؤ ابھی لے جاؤ۔ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد کے پاس وہ ابھی تم کو صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام اجازت نامہ لکھ کر دے دیں گے۔ حضور کے اس کمال درجہ شفقت، محبت، توجہ کے سلوک سے میرے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ اور میں حضور کو زیر لب دعائیں دیتی چند لمحے مبہوت کھڑی رہی۔ حضور نے فرمایا "کھڑی کیوں ہو۔ جلدی جاؤ۔ تمہارے بھائی نے لکھا ہے جلدی تار دو۔" میں اپنے پیارے روحانی باپ کو بے حساب دُعائیں دیتی چلی آئی۔ اور سوچتی تھی کہ یا تو یہ ڈر تھا کہ اوّل تو بیگم صاحبہ ہی ناراض ہوں گی کہ تم کتنی بے حس ہو کہ حضور بیمار ہیں اور تم بے آرام کرنے چلی آئی ہو۔ اور اگر بیگم صاحبہ خط لے بھی گئیں تو ابھی اجازت کہاں ملے گی حضور کی صحت بحال ہوگئی پھر خط دیکھیں گے (خط خاصا لمبا تھا) چلو مہینہ بیس دن تو ضرور لگ جائیں گے۔ اور کہاں شفیق باپ بچوں کی ضروریات کے پُورے احساس سے بے چین اپنا آرام چھوڑ کر اپنی رُوحانی اولاد کے لئے فکرمند اپنی بیماری کا خیال کئے بغیر خود ہی اُٹھ کر ملنے چلے آئے۔ لاکھوں کروڑوں سلام برکتیں اور رحمتیں ہمارے پیارے محسن شفیق رُوحانی باپ پر۔

آپ کی شفقت و محبتِ پدرانہ کے بے حساب واقعات ہیں جو اپنی انتہائی شیریں اور معطر یادیں ہمیشہ بے انداز دعاؤں کا موجب بنتی رہیں گی اور مجھ پر ہی کیا موقوف ہے جماعت کا ہر فرد سوچتا ہے کہ حضور جس قدر اس پر پدرانہ شفقت اور مہربانی فرماتے تھے۔ اتنی تو شائد کسی اور پر نہیں فرماتے ہوں گے۔ آپ تو خدائے رحیم و کریم کے رنگ میں رنگین وہ شفیق و رحیم باپ تھے۔ جس کا پیار اور لُطف و کرم ایک بادل کی طرح ہر جگہ کو سیراب کرتا تھا۔ آپ جماعت کی فکروں اور تکلیفوں کو ایک باپ سے زیادہ محسوس کرتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں حضور احبابِ جماعت کے لئے انتہائی پُرسوز دُعائیں کرتے۔ اتنی کہ کئی راتیں آپ ان کی فکروں اور دعاؤں میں سوئے نہیں۔ یقیناً حقیقی باپ بھی اس قدر دعائیں اولاد کے لئے نہیں کرتے ہوں گے جتنی ہمارا محسن و شفیق باپ ہمارے لئے کر گیا آپ اپنی رُوحانی اولاد کو دین و دُنیا میں سربلند، کامیاب و کامگار، خدا تعالیٰ کے پیارے اور مقرب دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ نے ذکرِ الٰہی کی تحریکات پر خاص زور دیا۔ یہ ذکرِ الٰہی کی تاکید و تحریک کوئی نئی نہیں۔ ..... پہلے بھی لوگ یقیناً ذکرِ الٰہی ہی کرتے ہوں گے لیکن ہمارے اس رُوحانی باپ کی بار بار کی تحریک و تلقین سے جماعت احمدیہ کے مرد و زن بچے اور بوڑھے سبھی کثرت سے رات دن ذکرِ الٰہی میں مصروف ہیں اور خدا تعالیٰ کے بے حساب فضلوں کے وارث بن رہے ہیں۔

اپنے رُوحانی بچوں کی تربیت اور نوجوانوں کی اصلاح کی فکر ہمیشہ دامنگیر رہتی لیکن پچھلے چند سالوں سے آپ نے اس پر خصوصی توجہ دینی شروع کی۔ آپ نے ان میں دُنیاوی علوم حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی رُوح پیدا کرنے کے لئے اعلان فرمایا کہ ہمارے جو طلباء پرائمری کے امتحان سے لے کر یونیورسٹی کے پیمانے تک بورڈ اور یونیورسٹیز میں نمایاں پوزیشن لیں گے ان کو حضور (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہے) انعامات سے نوازیں گے۔ اس تحریک اور اعلان سے ہماری نوجوان نسل میں ایک نئی رُوح اور ایک نیا جذبہ پیدا ہُوا اور نتائج پہلے سے زیادہ شاندار نکلنے شروع ہوگئے۔ پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ طلباء امتحان دے کر فارغ نہ بیٹھیں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھیں۔ شارٹ ہینڈ ٹائپنگ۔ مختلف زبانیں۔ مختلف علوم جسمانی باپ سے زیادہ ہمارے اس روحانی باپ کو بچوں کے اوقات، ان کی تعلیم، ان کی صحت، ان کے اخلاق، ان کے کردار اور رُوحانیت کی فکر ہر دم دامنگیر رہتی تھی۔

نظامِ امامت کس قدر بابرکت نظام ہے، جسمانی باپ کی وفات کے بعد اولاد یتیم و بے سہارا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ کیسا پیارا سلسلہ، پیارا نظام ہے ایک انتہائی شفیق باپ داغِ مفارقت دیتا ہے جماعت کی جماعت زلزلۂ یتیمی سے متاثر ہوتی ہے۔ شفیق باپ کی یاد میں اشکبار، دلفگار ہو جاتی ہے اس کی محبت اور اس کے حُسنِ سلوک کی باتیں یاد کر کر کے دل غم و الم سے پھٹنے لگتے ہیں اور یتیمی کے صدمہ سے خوف و ڈر سے کانپتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آگے اس خوف و حزن کو سلامتی سے بدلنے کے لئے یکسر محوِ دُعا ہو جاتے ہیں کہ ایک باپ کو بلانے والا پیارا خدا دوسرا رحیم و کریم شفیق روحانی باپ عنایت فرماتا ہے۔ خوف زدہ محزون دل ایک دم خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اس نئے رُوحانی باپ کے حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں۔ اس کے فدائی اور شیدائی بن جاتے ہیں۔ دُنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا۔ جس کا باپ داغِ مفارقت دے جائے تو دوسرا آ کر اس کو گلے لگا لے۔ اس کے سر پہ شفقت و محبت کا ہاتھ رکھ دے لیکن

باقی صـ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات — نون سین

کویت میں پارلیمنٹ

کویت کے کراؤن پرنس جو اپنے ملک کے وزیر اعظم بھی ہیں نے برطانوی اخبار انڈیپنڈنٹ کو بتایا ہے کہ جب عراق کی فوجیں کویت سے نکال دی جائیں گی (اور اب وہ نکل گئی ہیں) تو وہ سیاسی اصلاحات کے لئے کام کریں گے اور اگر ضرورت پیش آئی تو بیرونی ممالک کی فوجوں کو اپنی حفاظت کے لئے ملک میں متعین کریں گے۔ شیخ سعد العبداللہ الصباح نے جدہ میں دئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ اگر کویت میں مارشل لاء کا لگانا ضروری ہوا تو وہ اس کی راہ میں کسی صورت میں بھی روک نہیں بنیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک حفاظتی اقدامات کا تعلق ہے وہ کویت کے ہمسایہ ملکوں سے اس سلسلے میں گفت و شنید کر رہے ہیں۔ "میرا یقین ہے" انہوں نے کہا "کہ اگر ہمیں دیگر ممالک کی افواج کی ضرورت پیش آئی تو میں انہیں اپنے ملک میں متعین کرنے سے کبھی انکار نہیں کروں گا۔" انہوں نے کہا کہ جب میں دیگر ممالک کی بات کرتا ہوں تو میرا مطلب امریکہ برطانیہ اور ایسے ہی دیگر ممالک ہیں جن کے ساتھ ہم اپنے قریبی روابط رکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کو ۱۹۶۲ء کا دستور واپس دے دیا جائے گا۔ اور نئے انتخابات کروائے جائیں گے جس پارلیمنٹ کا انتخاب ۱۹۸۵ء میں کیا گیا تھا اسے کویت کے امیر شیخ جابر الاحمد الصباح نے برخواست کر دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہیں یہ تو معلوم نہیں کہ سوویت یونین کے امن منصوبے کی کیا شرائط ہیں لیکن وہ امریکہ سے اس بات پر متفق ہیں کہ بغداد کو اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل درآمد کرنا چاہیئے۔ مزید کہا کہ اگر عراق ان قرار دادوں پر عمل کر لیتا ہے تو کویت فوری طور پر عراق کے ساتھ حفاظتی اقدامات کے سلسلے میں گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہو گا لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ واربا (WARBA) بوبیان (BUBIYAN) اور رومیلا (RUMEILA) سے تیل کے کنوؤں کو اپنے ہاتھ سے خارج کر دے۔ ان جزائر اور تیل کے کنوؤں کو کویت ہر صورت میں اپنے پاس رکھنے پر اصرار کرے گا۔ شیخ نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ کویت میں عراق کی فوجوں نے جو نقصان کیا ہے اس کا ہر ڈالر کے بدلے عراق کو ڈالر ادا کرنا ہو گا۔ یہ بات تو خوش آئند ہے کہ شیخ نے کہا کہ اگر عراق قرار دادوں پر عمل کرے تو وہ فوری طور پر اس کے ساتھ گفت و شنید کے لئے تیار ہے لیکن اگر گفت و شنید کے بعض پہلو پہلے ہی طے کر لئے جائیں تو گفت و شنید سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ یہ بالکل ویسی ہی بات ہے جیسے جمی کارٹر سابق صدر امریکہ نے صدر بش سے کہا تھا کہ اگر عراق کے ساتھ گفت و شنید کرنی ہے تو کچھ دو اور کچھ لو کا اصول سامنے رکھنا چاہیئے لیکن اگر اسے صرف یہ بتانا ہے کہ وہ کیا کرے تو اس کا نام گفت و شنید نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر شیخ نے کچھ باتیں پہلے سے طے کر رکھی ہیں تو یقیناً عراق سے گفت و شنید کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتی اور جھگڑے کو اسی طرح قائم رکھنے کا سبب بنے گی۔

بقیہ: ص ۳ سے آگے

یہ کیسا پیارا نظام ہے جماعت کی جماعت چند ساعتوں کے لئے یتیمی کے احساس خوف و خدشات اور رنج و الم سے دوچار ہوتی ہے تو دوسرا شفیق رحیم و کریم روحانی باپ اس کی پرورش اور نگرانی کے لئے پہنچ جاتا ہے۔

اے جانے والے باپ آپ پر خدا تعالیٰ کی بے حساب رحمتیں اور برکتیں ہر لمحہ اور ہر آن برستی رہیں۔ ہر روز دین حق کے عالمگیر غلبہ کی مہمات کی کامیابیوں کی خوشخبریاں آپ کو پہنچتی رہیں۔ آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد آپ کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے آنے والے محبوب روحانی و شفیق باپ خدا تعالیٰ کے کروڑہا فرشتے روح القدس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص الخاص تائید و نصرت کے ساتھ ہر لمحہ اور ہر آن ہر دھڑکن اور ہر سانس آپ پر سایہ فگن رہیں اور آپ کی روحانی اولاد قدم بقدم آپ کی شیدائی و فدائی، جان نثار اور وفادار رہے حتیٰ کہ تمام دنیا حلقہ بگوش دین حق ہو جائے اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہماری تاریخ

ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی روح پر جنہوں نے ان نازک ایام میں نہ صرف اپنے خاندان کے سب افراد کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے تنگی اور بے سرو سامانی کی حالت کے باوجود آنے والی مہاجر عورتوں بچوں اور بوڑھوں کی رہائش اور قیام و طعام کے انتظام میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے اس کام میں دن رات حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کا ہاتھ بٹایا اور اس طرح ہمارے لئے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کیا۔ حضور نے یکم ستمبر ۱۹۴۷ء کو یعنی ہجرت کے دوسرے ہی روز جودھامل بلڈنگ کے صحن میں ایک فوری میٹنگ بلائی جس میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی بنیاد رکھی۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے یہ ہدایات بھی دیں کہ آنے والے مہاجر خاندانوں کی رہائش کے لئے رتن باغ کے گردو نواح میں عمارتیں الاٹ کرانے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ حضور کی زیر ہدایت رتن باغ کے علاوہ اس سے ملحقہ تین عمارتیں ایک جودھامل بلڈنگ دوم جسونت بلڈنگ سوئم سیمنٹ بلڈنگ جماعت کے نام الاٹ کرائی گئیں۔ اور ان میں قادیان سے آنے والے مہاجر خاندانوں کو رکھا گیا۔ جن کا معتد بہ حصہ عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھا۔ ان عمارات میں بسنے والے خاندانوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے تحریر فرمایا۔ "دو چار عمارتیں بشمول رتن باغ ہمارے قبضے میں ہیں۔ ان میں ۱۵۲ خاندان آباد ہیں اور کل تعداد ۸۰۱ ہے اور یہ خاندان فرضی نہیں بلکہ ایسے خاندان ہیں جو قادیان میں اپنے علیحدہ علیحدہ مکانات اور مستقل انتظام رہائش رکھتے تھے۔ اور ابھی ان اعداد و شمار میں وہ احمدی شامل نہیں ہیں جو جماعت احمدیہ کے مرکز میں کثرت کے ساتھ آتے رہتے ہیں اور موجودہ حالات میں ان میں سے اکثر کو ٹھہرانے اور جگہ دینے کے لئے ہمارے پاس کوئی انتظام موجود نہیں ہے۔ اور وہ ادھر ادھر پرائیویٹ گھروں میں ٹھہر کر نہایت تنگی کے ساتھ گزارا کرتے ہیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو خاندان ان عمارتوں میں آباد ہیں ان میں سے کئی ایسے ہیں جو قادیان میں پانچ پانچ یا دس دس یا بعض صورتوں میں پندرہ پندرہ یا اس سے بھی زیادہ کمروں کے مکانوں میں رہائش رکھتے تھے۔ لیکن اب انہیں رتن باغ یا اس کی ملحقہ عمارتوں میں ایک یا دو دو کمروں میں بڑی تنگی کے ساتھ گزارا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کا خط ملا

محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ رقم فرماتے ہیں:-

الفضل (۱۳ اپریل ۱۹۹۱ء) میں اپنے متعلق نوٹ پڑھا میرے خیال میں تو الفضل والوں نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ اب "یاد رفتگان" میں کیا لکھیں گے بہر کیف آپ کا اور الفضل کا شکریہ

مضمون میں مجھ سے ایک سہو ہوئی ہے سوچتا ہوں کہ واقف حال پڑھ کر کیا کہیں گے۔ مجھ سے شروع میں پڑھنے والے واقفین کی تعداد ۵۹ لکھ دی گئی ہے جو بالکل غلط ہے۔ معلوم نہیں یہ غلطی کیسے ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ مضمون میں جن کا نام لیا گیا ہے ان احباب کے علاوہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مربی جرمنی، مکرم چوہدری غلام یاسین صاحب سابق مربی امریکہ، ملک عطاء الرحمان صاحب سابق مربی فرانس اور چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ (والد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مربی انگلستان) اس گروپ میں شامل تھے۔

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے کہ "۱۹۴۷ء میں قادیان واپس آ کر ..." اس کو اس طرح پڑھا جائے، مختلف شہروں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۷ء میں قادیان واپس آ کر میری ڈیوٹی صاحبزادگان کو مولوی فاضل کی تیاری کروانے پر لگائی گئی۔

آخر میں پھر ذکر خیر کا شکریہ۔ اب انجام بخیر کی دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف ـــــــ

فتوحات

ناشر: لجنہ اماءاللہ کراچی

لجنہ اماءاللہ کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اپنی جرات کے عزم کے ساتھ ایک نئی تصنیف "فتوحات" کے نام سے پیش کی ہے۔ اس ۷۲ صفحات کی کتاب کو محترمہ امۃ الشافی سیال صاحبہ جو قیادت نمبر ۹ کی نگران ہیں نے مرتب کیا ہے اور اسکے جملہ اخراجات محترمہ بشریٰ شوکت اعجاز صاحبہ نے اپنے وفات یافتہ والدین محترمہ امۃ الحمید صاحبہ سابق صدر لجنہ راولپنڈی اور محترم چوہدری احمد جان صاحب (سابق) امیر جماعت شہر و ضلع راولپنڈی کی طرف سے ادا کئے ہیں۔ کتاب کا پیش لفظ محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ ضلع کراچی نے تحریر فرمایا ہے اور عرضِ حال محترمہ امۃ الشافی سیال صاحبہ بنت حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب نے۔

عرضِ حال میں کہا گیا ہے "صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر شعبہ اشاعت لجنہ کراچی نے کتب شائع کرنے کا منصوبہ بنا کر دینی تربیتی علمی کتب میں بے بہا اضافہ کیا ہے۔ اس سے جہاں پڑھنے والوں کو فائدہ ہو رہا ہے وہاں لکھنے والوں کے ازدیادِ علم کا سامان بھی ہو گیا ہے"۔

اسکے بعد آپ فرماتی ہیں کہ جب زیرِ نظر کتاب کی تکمیل کا کام انہیں دیا گیا تو انہوں نے اسے ایک انتہائی اہم کام کی حیثیت میں ایک سعادت سمجھ کر قبول کیا۔ "میری کاوشوں کا نتیجہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ جسکا مطالعہ یہ ثابت کریگا کہ قادیان سے اٹھنے والے تنہا شخص نے خدائے ذوالجلال والاکرام کی تائید و نصرت سے ایسے ایسے نشانات پیش کئے۔ جن کا انکار ممکن نہیں احمدیت کا سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے اور نسلاً بعد نسلٍ اس روشنی سے متمتع ہونے والے پیدا ہوتے رہیں گے اپنے بچوں سے اس کتاب کو بار بار پڑھوا کر سنئے تاکہ انہیں یہ حقائق ازبر ہو جائیں۔ خاکسار محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ممنون ہے کہ انہوں نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی ترغیب دی خدا تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنت سے نوازے اے خدا تو ایسا ہی کر"۔

اس کے بعد آپ نے اپنی وفات یافتہ نانی اماں اہلیہ مرزا محمود بیگ صاحب آف پٹی اور اپنے وفات یافتہ شوہر محترم محمد ہاشم صاحب درانی کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ جن کی تربیت اور رفاقت نے میرے دل میں دین کی محبت کا بیج بویا اور پروان چڑھایا۔ خدا تعالیٰ میرے محسنوں کی روح کو اپنی محبت کے پانی سے سیراب فرمائے اور ہر لمحہ انکو اپنا قرب عطا فرماتا چلا جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور ہماری آنے والی نسلوں میں تاقیامت اس مبارک تڑپ کو قائم رکھ۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

جہاں تک کتاب کے پیش لفظ کا تعلق ہے محترمہ سلیمہ میر صاحبہ تو یہ فرماتی ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان اور تائید و نصرت سے لجنہ کراچی کا صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر کتب کی اشاعت کا منصوبہ رواں دواں ہے اس سلسلے کی ۱۹ویں پیش کش "فتوحات" منظرِ عام پر آرہی ہے۔

یہ کتاب محترمہ امۃ الشافی سیال صاحبہ نگران قیادت نمبر ۹ نے مرتب کی ہے۔ اس میں مرتبہ نے احسن طریق سے ثابت کیا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کی غیر معمولی تائید و نصرت کیلئے نشانات ظاہر کر کے انہیں فتح و ظفر کی کلید عطا فرماتا ہے۔ ہر ایک جو انکو دکھ دینا چاہتا ہے اور اہانت کا ارادہ کرتا ہے وہ بڑی ذلت کے ساتھ رسوا کیا جاتا ہے۔

خداوند کریم تمام رحمت ہے۔۔۔۔۔

نفسہ الرحمۃ بندوں پر رحمت اس نے خود پر فرض کر لی ہے۔ بندوں پر جب عذاب نازل کرتا ہے تو بندوں پر ناراضگی کی وجہ سے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں۔ "عزیز خدا کا نام ہے۔ وہ اپنی عزت کسی کو نہیں دیتا۔ مگر انہیں جو خدا تعالیٰ کی محبت میں کھوئے گئے ہیں اپنے نفس کے تمام تعلقات توڑ کر خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ تب ان کا وجود مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ دنیا انکا کسی بات میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا حلیم ہے اور آہستگی سے کام کرتا ہے۔ لیکن ہر ایک جو انکی دشمنی سے باز نہیں آتا اور عمداً ایذاء پہ کمربستہ ہے۔ خدا اس کے استیصال کے لئے ایسا حملہ کرتا ہے جیسا کہ ایک مادہ شیر (جبکہ کوئی اس کے بچہ کو مارنے کیلئے قصد کرے) غضب اور جوش کے ساتھ اس پر حملہ کرتی ہے۔ اور نہیں چھوڑتی جب تک اسکو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے۔ خدا کے پیارے اور دوست ایسی مصیبتوں میں ہی شناخت کئے جاتے ہیں"۔

محترمہ سلیمہ صاحبہ یہ بھی فرماتی ہیں کہ یہ کتاب نظارت اشاعت پاکستان سے منظور شدہ ہے اور جملہ کتب کی تصنیف کے سلسلہ میں سیکرٹری اشاعت امۃ الباری ناصر صاحبہ کی کوشش کو قابلِ تحسین قرار دیا ہے۔

جہاں تک اس کتاب کی پروف ریڈنگ کا تعلق ہے تو آپ فرماتی ہیں کہ اس کتاب کی پروف ریڈنگ میں امۃ الشکور امجد صاحبہ نے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انکو اسکی جزا عطا فرمائے۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس دنیا کو امام وقت کو پہچاننے کی ہمت عطا کرے اور احمدیت کے غلبہ کو قریب سے قریب تر کر دے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

کتاب کے شروع میں جو فہرست مضامین دی گئی ہے انکا ذکر کر دینے سے کتاب کا اچھا خاصا تعارف ہو جائے گا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، لیکھرام، ڈپٹی عبداللہ آتھم، الیگزینڈر ڈوئی، سعد اللہ لدھیانوی، چراغ الدین جمونی، مولوی عبدالرحمٰن محی الدین لکھوکے، فقیر مرزا، کرم الدین جہلمی یا کرم دین بھیں، مولوی اسمٰعیل آف علی گڑھ، طاعون، افغانستان، ایران، پہلی جنگِ عظیم۔

کتاب پر قیمت تو درج نہیں ہے۔ لیکن اسکے مطالعہ کے بعد یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ جس قیمت پر بھی ملے آپ اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (ن۔س)

آپس میں سچی ہمدردی کریں

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔۔۔ جماعتیں تبھی بنتی ہیں کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔۔۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔۔۔ جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہیں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک درخت کی شاخیں ہیں"۔

○

وہ لاشریک لہٗ بے نظیر و بے ہمتا
صفات و ذات میں یکتا دکھائی دیتا ہے

سماء و ارض کی رنگینیٔ مناظر میں
اُسی حسین کا سراپا دکھائی دیتا ہے

وہ مغفرت میں یگانہ ہیں غرقِ معصیت
نہ اُس کا ثانی نہ میرا دکھائی دیتا ہے

قرآنِ پاک کے ہر لفظ میں خدا کی قسم
حبیبِ پاکؐ کا چہرہ دکھائی دیتا ہے

یہ فاصلے یہ زمان و مکان بے معنی
ہمیں تو دل میں مدینہ دکھائی دیتا ہے

بہت اُداس ہیں شام و سحر یہاں پہ حضور
بہت طویل یہ عرصہ دکھائی دیتا ہے

اگرچہ آج مصائب کی زد میں ہیں ہم لوگ
مگر اُفق پہ اُجالا دکھائی دیتا ہے

امۃ الباری ناصر

○

اگر دنیا میں آئے ہو تو ایسے کام کر جاؤ
زمانہ یاد کر کے روئے جب جاں سے گذر جاؤ

قدم چومے گی نصرت خود جہاں محفل سجاؤ گے
علمِ حق و صداقت کا لئے ہر ایک گھر جاؤ

سنور جائیں گے میرے ملک کے حالات بھی اک دن
اگر اے رہبرو تم قوم کی خاطر سدھر جاؤ

مبارک بقا پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں ـــــــ روشن الدین احمد

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب

مکرمی چوہدری خلیل احمد صاحب ساکن محلہ دارالعلوم غربی ربوہ گذشتہ ماہ چنیوٹ اپنے ذاتی کام کے لئے گئے۔ جب چنیوٹ سے واپس موٹر سائیکل پر ربوہ آرہے تھے تو پل پر ایک حادثہ کی وجہ سے چوہدری صاحب بُری طرح زخمی ہوگئے اور بیہوش ہو کر زمین پر جاگرے۔ ان کے ساتھ جو دوسرا ساتھی موٹر سائیکل پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا وہ اسی وقت جان بحق ہوگیا۔ چوہدری صاحب کو ان کے عزیزوں نے علاج کے لئے تگ و دو کر کے لاہور پہنچا دیا۔ علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ مگر تقدیر کا نوشتہ پورا ہوا۔ وہ دنیا فانی سے روانہ ہو کر عالم بقا کو روانہ ہو گئے۔

جب چوہدری صاحب بمع اہل و عیال ربوہ ہجرت کر کے آئے تو ہمارے محلہ (دارالعلوم غربی۔ ربوہ) میں مکان کرایہ پر لیا اور باقاعدہ رہائش اختیار کر لی۔ محلہ کی بیت الذکر میں باقاعدہ نمازوں کے لئے آتے رہے۔ ایک دن نماز کے بعد اپنے حالات بتاتے ہوئے چوہدری صاحب نے فرمایا کہ "پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے میرا گاؤں تلونڈی جھنگلاں تھا جو قادیان کے قرب و جوار میں تھا۔ ایک رفیق حضرت اقدس بانی سلسلہ میاں عبدالرحیم صاحب کی بدولت ہمارے گاؤں میں احمدیت کا پودا لگا تھا۔

محترم چوہدری صاحب کی وفات کے بعد مَیں نے ارادہ کیا کہ اُن کی خوبیوں اور حالات پر مشتمل ایک مضمون لکھوں چنانچہ مَیں نے بعض عنوانات لکھ کر ان کے گھر بھجوائے۔ ان کی ایک بیٹی نے وعدہ کیا کہ چند دنوں میں ان عنوانات کے ماتحت لکھ کر آپ کو بھیج دوں گی۔ چنانچہ ان کے بیان کردہ حالات ان کے اپنے الفاظ میں درج ہیں:۔

"والد صاحب پیدائشی احمدی تھے ان کی پیدائش ۱۹۲۹ء میں ہوئی۔ دوسروں کو اپنائیت کا احساس دلانا ان کا شیوہ تھا۔ اور گھل مل کر بیٹھنا ان کی عادت تھی۔ اور تکلف نام کی کوئی چیز ان میں نہ تھی۔ اور جب کسی کے ہاں جایا کرتے تو ان کے پیشِ نظر یہ بات ہوتی کہ ان کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر کے زیادہ خوش ہوتے اور بلاوجہ بیٹھنا اور اِدھر اُدھر کی فضول باتوں میں وقت گذارنا سخت ناپسند تھا۔ کبھی کبھار مذاق سنتے بھی تھے اور اچھا مذاق کر بھی لیتے تھے۔ اگر کسی کی امداد کرنا درپیش ہوتی تو خود تنگ ہو کر دوسروں کی امداد کرتے۔ بلکہ اپنے عام ملنے والوں سے بھی یہ کہتے کہ اگر آپ کو کبھی میری ضرورت پڑے تو مجھے ضرور بتانا۔ وہ ایک بہادر انسان تھے۔ اگر کوئی مشکل ہوتی تو بہادری سے اور صبر سے اس کا مقابلہ کرتے۔ توکل کی خوبی نمایاں تھی۔ اپنے ہر کام کو اللہ کے نام سے شروع کرتے اور اللہ کے نام پر ہی ختم کرتے۔ اور جب کبھی کوئی کام نہ ہوتا۔ اور اس کے مکمل کرنے میں ناکامی ہوتی تو آپ فرماتے۔ میرا اللہ بہتر کرے گا۔ اگر کسی رشتہ دار کو تکلیف ہوتی تو اس وقت تک ان کو چین نہ آتا جب تک وہ دُور نہ ہو۔ ان کی زندگی سخت محنت اور جانفشانی میں گذری۔ کبھی بھی فارغ رہنا پسند نہ کرتے تھے۔ انہوں نے دین بھی کمایا اور دُنیا بھی۔ انہوں نے اپنی جوانی کے ایام بڑی جفاکشی میں گذارے۔ اپنے بچوں کی پڑھائی کا خیال رکھا۔ اور ساتھ ساتھ ان کی تربیت کی بھی ازحد کوشش جاری رکھی۔ نمازوں میں اپنے بچوں کے لئے نہایت الحاح سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ ہر بچہ کو یہی احساس ہوتا کہ ابّا جان مجھ سے ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اور ابھی تک سب بچوں میں یہ احساس ہے کہ ہمارے والد صاحب نے ہمیں سب کچھ دیا اور ہم سے کچھ بھی انہوں نے نہ مانگا۔ اور نہ وصول کیا۔ وہ کبھی بھی برداشت نہ کر سکتے تھے کہ ان کا بچہ نماز نہ پڑھے۔ صبح کی نماز میں سب کو اٹھاتے۔ چندہ دینے کے لئے بچوں کو ترغیب دیتے اور بار بار تاکید کرتے کہ اپنے ہاتھ سے چندہ دیا کرو۔ اور چندہ کا حساب اس طرح یاد رکھتے۔ گویا چندہ خود وصول کرتے ہیں اسی وجہ سے سب بچے چندوں میں باقاعدہ اور اپنے ہاتھوں سے ادا کرتے ہیں۔

چوہدری صاحب کی عادت تھی کہ ضرورتمند کی مدد کے لئے ہر وقت کمربستہ ہوتے۔ اور پھر جو بھی کسی کی مدد کرنی ہوتی وہ کسی کے سامنے نہ کرتے۔ اور اس کا ذکر بھی کسی سے نہ کرتے۔ اسی ضمن دو کارنامے ایسے ہیں جن کا ثواب ہمیشہ چوہدری صاحب کو پہنچتا رہے گا۔ اوّل یہ کہ انہوں نے اپنے گاؤں میں سکول کی منظوری گورنمنٹ سے لی۔ اور اس کے لئے اپنی ذاتی زمین میں سے ایک رقبہ تعمیر کے لئے دیا۔ پھر لوگوں میں بار بار اعلان کیا کہ اپنے بچوں کو سکول میں بھیجا کریں۔ اور لوگوں میں تعلیم کے بارہ دلچسپی پیدا کی۔ اسی علاقے میں دُور دُور تک اس کا اعلان کروایا اور پھر اپنی ایک بیٹی کو ایف اے تک تعلیم دلوا کر وہاں بطور ٹیچر مقرر کروایا۔ اس سکول کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کی تعلیم میں رغبت پیدا ہوگئی ہے۔

دوسرے یہ کہ گاؤں میں اپنے رہائشی مکان کے ساتھ احمدیہ بیت الذکر تعمیر کروائی۔ جس سے جماعت کے نظام میں بہتری پیدا ہوئی۔ اس علاقہ کے احمدی احباب دُور دُور سے آکر اس میں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ جو جماعت کی ترقی کی بنیاد ہے"۔

جب سے چوہدری صاحب ہمارے محلہ میں مقیم ہوئے تھے مَیں انہیں زمین خرید کر ذاتی مکان تعمیر کرنے کی طرف توجہ دلایا کرتا تھا۔ چوہدری صاحب کا یہی جواب ہوتا کہ اس کے لئے کوشاں ہوں۔ ربوہ کے دوسرے علاقوں میں بھی زمین ملتی ہے۔ مگر اس محلہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ پھر تگ و دو کے بعد اسی محلہ میں زمین کا ایک پلاٹ مل گیا اور زمین کے کاغذات مکمل ہوگئے۔ مکان کی بنیاد رکھی گئی اور ابھی تعمیر شروع ہوئے کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ وہ المناک حادثہ پیش آگیا جس کے نتیجہ میں ہم ایک قیمتی وجود سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

یادِ رفتگاں ـــــــ وحیدہ فہمیدہ۔ ربوہ

مکرم محمد جاوید صاحب

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

سمجھ نہیں آرہی کہ مَیں اپنے پیارے بھائی محمد جاوید کے لئے کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں۔ دل کو ذرا بھی یقین نہیں آتا کہ وہ ہم سے جدا ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگیا ہے۔ وہ ۹ جنوری ۱۹۹۱ء کی ایک اداس رات تھی۔ جب میرا پیارا بھائی ہمیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ گیا۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہمیں اتنا پیار کرنے والا یوں اچانک اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ میرے پیارے بھائی کو تمام زندگی کوئی جسمانی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ جس دن وہ ہم سے جدا ہوا اس وقت اس کی عمر بیس سال چھ ماہ تھی۔

بھائی نے نہایت صبر و استقامت اور خاموشی سے بیماری کو برداشت کیا۔ کبھی اُف تک نہ کی۔ اگر اس سے پوچھا جاتا کہ کیا حال ہے تو اتنی زیادہ تکلیف ہونے کے باوجود اس کا یہی جواب ہوتا کہ ٹھیک ہوں۔ میرا پیارا بھائی نہایت مخلص، سادہ، کم گو، خوش اخلاق اور نرم دل تھا۔ لہجے میں نہایت ٹھہراؤ تھا۔ جب کسی سے ملتا تو نہایت خندہ پیشانی اور پیار و محبت سے ملتا۔ صبر و استقامت کا پہاڑ معلوم ہوتا تھا۔ بہت دردمند دل رکھتا تھا۔ کسی کو دکھ میں دیکھ کر اس کے دکھ میں برابر کا شریک ہوتا۔

کئی بار خون عطیہ کے طور پر دیا۔ جب امی ابو کہتے کہ ابھی تمہاری عمر کم ہے تو اس کا جواب ہوتا کہ اگر میرے خون سے کسی کی جان بچ جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ خدمت دین کو ہمیشہ مقدم رکھتا۔ ۱۹۸۶ء میں جب کوئٹہ میں احمدیہ بیت پر حملہ ہوا تو یہ اپنے پیارے خدا کے گھر کی حفاظت کے لئے بڑی جانفشانی سے آگے بڑھا اسی سلسلے میں جیل میں بھی رہا۔ اس کی تصویر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی ارسال کی گئی۔

میرا پیارا بھائی خدا تعالیٰ کی عظیم جماعت کے لئے ہر کام کرنے میں خوشی محسوس کرتا تھا۔ پہرے پوری تندہی اور ذمہ داری سے دیتا۔ تین تین چار چار دن لگاتار پہرہ دیتا۔ دن کو کام کرنے کے بعد رات کو پہرہ دیتا۔ امی جان نے ایک دو دفعہ کہا کہ ایک دن آرام کر لیا کرو تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ آپ خدا کے حضور کیا عہد کرتی ہیں کہ ہم جان، مال اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور اسی طرح ہنسی میں بات ٹال دیتا۔ وقارِ عمل اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ چندہ باقاعدگی سے اور زیادہ سے زیادہ دیتا۔ ہمیشہ اپنے رب پر توکل کیا۔ والدین کے سامنے کبھی اونچی آواز میں بات نہ کی۔ ہمیشہ والدین کی فرماں برداری کی۔ ہمارے ساتھ بالکل دوستوں کی طرح رہتا۔

خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کی ہر شخص اسکی اعلیٰ صفات کا مداح تھا اور اس بات کا اندازہ اس کے جنازے کے وقت ہوا۔ رات بارہ بجے بدھ کے دن وفات پائی اور فجر کے وقت جنازہ پڑھا گیا۔ باوجود زیادہ لوگوں کو خبر نہ ہونے کے لوگ کثرت سے نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اس کے ساتھ گذارے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبشرہ شفیع

صحبت کا اثر

صحبت کا ایک فرد کی زندگی پر بڑا اثر ہوتا ہے ۔ اچھی صحبت انسان کو اچھا بنائے گی جب کہ بری صحبت ایک اچھے بھلے آدمی کو برائی کی طرف راغب کر دے گی۔

کیونکہ ہر انسان دوسرے انسان سے متاثر ہوتا رہتا ہے ۔ اگر ایک انسان دوسرے کے پاس سے خاموشی سے بھی گزر جائے تو بھی اپنی تاثیر چھوڑ جاتا ہے ۔ ہر انسان دوسرے انسان کے لئے محبت، نفرت اور خوف کے احساسات پیدا کرتا رہتا ہے اپنے قریب رہنے والے ، پاس سے گزرنے والے اور نگاہوں میں رہنے والے انسان سے انسان بہت کچھ حاصل کرتا ہے ۔ مگر خاموشی کے ساتھ ۔ یہی وجہ ہے کہ اس دنیا میں ہر آدمی اپنے سے تعلق رکھنے والے انسان کا اثر ضرور قبول کرتا ہے لیکن خاموشی کے ساتھ ۔ یعنی اس اثر کا خود اس فرد کو بھی اندازہ نہیں ہوتا ۔ گویا کہ یہ ایک لاشعوری عمل بن جاتا ہے ۔ کہ جس میں فرد کے ارادے اور سوچ کا عمل دخل اتنا نہیں ہوتا ۔ اسی لئے تو انگریزی کی ایک مشہور کہاوت ہے ۔

"A MAN IS KNOWN BY THE COMPANY HE KEEPS."

یعنی آدمی اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے ۔

اسی وجہ سے تو ہمارا دین ، ہمارے بزرگ ، والدین اور استاد ہمیں بری صحبت سے بچنے اور اچھی صحبت رکھنے کی تلقین کرتے ہیں ۔

آج ہمارے معاشرے میں کئی عادتیں رسم و رواج ایسے ہیں جو ہندوؤں سے ہمارے معاشرے میں سرایت کر گئے ۔ برسوں کی صحبت نے ہمارے اندر توہمات کو جگہ دی ۔ ہم آج بھی کئی ایسی باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں جن کو نہ ہمارا مذہب تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی آج کی سائنس کوئی توجیہہ پیش کرتی ہے ۔ اور خصوصاً رسموں رواجوں نے تو ہمارے معاشرے کو بہت برے طریقے سے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ۔ یہ صرف اسی صحبت کا اثر ہے ۔ جس کا تعلق برسوں ہمارے آباؤ اجداد سے رہا ۔ تو پتہ چلا کہ صحبت کا اثر نسل ہا نسل تک چلتا ہے اور ایک فرد سے کر پورے معاشرے تک میں تبدیلی لا سکتا ہے ۔

آنحضورؐ نے فرمایا ۔

"نیک ساتھی کی مثال کستوری جیسی ہے کہ جب تم اس کے پاس بیٹھو گے تو اگر تمہیں کستوری نہ بھی ملے تو اس کی خوشبو تمہیں ضرور حاصل ہو گی ۔

اور

برے ساتھی کی مثال بھٹی والے کی ہے کہ جب تم اس کے پاس بیٹھو گے تو اگر تمہیں اس کی سیاہی نہ بھی پہنچے تو دھواں ضرور پہنچے گا ۔"

اسی سلسلے میں خواجہ معین الدین چشتی کہتے ہیں کہ ۔

"نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا نیکی کرنے سے زیادہ بہتر اور مفید ہے ۔ اسی طرح بروں کی صحبت میں بیٹھنا گناہ کرنے سے زیادہ نقصان دہ ہے "۔

تو پتہ چلتا ہے کہ بری صحبت انسان کے لئے مضر ہے ۔ اور ہمیں بری صحبت سے منع بھی اسی لئے کیا گیا ہے کیونکہ برے کام اس لئے مضر نہیں ہوتے کہ وہ ممنوع ہیں ۔ بلکہ اس لئے ممنوع ہوتے ہیں کہ وہ مضر ہیں ۔

آج اگر ہم اپنے معاشرے میں اپنے گردوپیش پر نظر دوڑائیں تو متعدد مثالیں ایسی ملیں گی کہ صرف بری صحبت نے ہمارے اس معاشرے کے ایک باصلاحیت فرد کو غلط راہوں پر ڈال دیا جو کہ ایک اچھا ڈاکٹر ، باکمال انجینئر اور قابل تحسین سائنسدان بن سکتا تھا ۔

بچے اور نوجوان کے ذہن پر صحبت کا اثر جلد ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ ابھی ان کے ذہن ناپختہ ہوتے ہیں ۔ اس لئے ان کے ذہن پر اچھا یا برا نقش جلد ثبت ہو جاتا ہے ۔

اس سلسلے میں سب سے اہم کردار والدین ادا کر سکتے ہیں ۔ استاد کا کردار بھی اہمیت کا حامل ہے ۔ لیکن والدین پر زیادہ بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی خوراک ، اچھی پوشاک اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت کا بھی خیال رکھیں ۔

بچوں کے دوستوں کو گاہے بگاہے مل کر یا کبھی ان کو اپنے ہاں مدعو کر کے ان کے مزاج ، ذہنیت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے ۔ اور سب سے بڑی بات کہ بچوں کی سرگرمیوں سے پوری طرح باخبر رہیں ۔ بچوں کو روکنے ٹوکنے کی بجائے ان کی صحبت اور سرگرمیوں کا جائزہ لینا یا باخبر رہنا زیادہ اہمیت کا حامل ہے ۔

صحبت کی تاثیر کے سلسلے میں شیخ سعدی کی یہ حکایت بڑی اہم ہے ۔

"کہ ایک روز میرے ایک دوست نے میری ہتھیلی پر خاک رکھ دی اور کہا" اسے سونگھو ۔" میں نے اسے سونگھا تو مشک عنبر سے زیادہ خوشبو دار پایا ۔

میں نے کہا" اے خاک تجھ میں یہ خوشبو کیسی " جواب ملا " میں ناچیز خاک سہی مگر میں مدتوں پھول کے ساتھ رہی ہوں "

اچھی صحبت اچھے انسانوں کے ساتھ ساتھ اچھی کتابوں کی بھی ہو سکتی ہے ۔ کتاب کو انسان کا بہترین ساتھی قرار دیا جاتا ہے ۔ بہرحال اچھے دوست کی طرح کتاب کا اچھا ہونا بھی ضروری ہے ۔ مثبت تحریر انسان کے ذہن پر اچھے اثرات مرتب کرے گی ۔ جبکہ منفی تحریریں منفی اثرات مرتب کریں گی ۔ کیونکہ الفاظ میں اثر پذیر ہونے کی توانائی ہے ۔ ان کا بھی اپنا ایک تاثر ہوتا ہے ۔ برا بھی اور اچھا بھی ۔ جملے اور الفاظ چاہے سنے جائیں ۔ چاہے پڑھے جائیں ۔ بہرحال اپنا اثر ضرور چھوڑتے ہیں ۔

مختصراً نیک صحبت میں بیٹھنے سے نیک کام کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح سے انسان خدا تعالیٰ کے ان انعامات کا حقدار بن جاتا ہے ۔ جن کا اس نے اپنے نیک بندوں سے وعدہ فرمایا ہے ۔

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۶۶ میں احمد دین ولد مہر دین صاحب قوم مغل پیشہ معمار عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن اسلام نگر پل مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) مکان بر قبہ پندرہ مرلہ مالیتی ۔/۴۵۰۰۰ روپے (۲) بھینس مالیتی چھ ہزار روپے (۳) کٹی مالیتی دو ہزار روپے ۔ میزان ۔/۵۳۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت معماری یا مزدوری مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ احمد دین اسلام نگر پل مانگا ضلع سیالکوٹ ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد شریف وصیت نمبر ۲۴۸۶۸ گواہ شد نمبر ۲ ۔ منظور احمد ناصر انسپکٹر مال

مسل ۲۷۹۶۷ میں امۃ القیوم زوجہ محمد شریف صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۱۲ دار النصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زیور طلائی ۷ تولہ مالیتی ۔/۲۱,۶۳۰ روپے (۲) نقدی ۔/۱۵۰۰۰ روپے (۳) حق مہر وصول شدہ ۔/۳۰۰۰ روپے (۴) ۷ مرلہ کا پلاٹ نزد فیصل آباد مالیتی ۔/۲۸۰۰۰ روپے ۔ میزان ۔/۶۷۶۳۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ ۔ امۃ القیوم زوجہ محمد شریف ۱۵/۱۲ دار النصر غربی ربوہ ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبد الغفور وصیت نمبر ۱۶۱۴۰ ۔ گواہ شد نمبر ۲ طاہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۲۶۸ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صـ۱ سے آگے

اور تعلق کی نفی کی جائے تو پھر خدا تعالیٰ کا وجود ابھرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس طرف احباب کو توجہ دلائی کہ ان لوگوں کی زبان میں دعائیں کی جائیں جن پر خدا تعالیٰ نے انعامات فرمائے حضور ایدہ اللہ نے یہ نکتہ نہایت وضاحت سے بیان فرمایا کہ اللہ سے مانگتے وقت کبھی اپنی نیکیوں کا حوالہ نہ دیں کیونکہ ہم کیا ہیں اور ہماری نیکیاں کیا ہیں۔ اللہ کی نعمتیں تو بے شمار ہیں اور بہت بڑی نعمتیں ایسی ہیں جو بغیر ایک بھی نیکی کئے انسان کو مل جاتی ہیں۔ آخر میں حضور نے رمضان المبارک کی نسبت سے احباب کو اس طرف توجہ دلائی کہ اس مہینہ میں اپنے بچوں کو نوافل کی ادائیگی کی طرف راغب کریں

اہالیانِ ربوہ کیلئے خوشخبری

ربوہ شہر میں پہلے پبلک کال آفس کا قیام ۔ چوبیس ۲۴ گھنٹے سروس ۔
اندرون و بیرون ممالک ٹیلیفون کالز کیلئے تیز تر مؤثر نظام ۔ علاوہ ازیں
دنیائے سائنس کی حیرت انگیز ایجاد "ٹیلی فیکس مشین"
خواتین کیلئے علیحدہ باپردہ انتظام ۔ اندرون و بیرون ممالک جدید
کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت فوری پیغامات بھجوانے میں آسانی ۔
ہوم ڈلیوری ۔

رابطہ کیلئے
اکمل پبلک کال آفس
اقصیٰ چوک ربوہ
فون ۰۴۵۲۴ ـ ۹۸۷
فیکس ۰۴۵۲۴ ـ ۵۶۵

لاہور میں لیزر پرنٹر پر دو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ
آپ کا اپنا
سِلور لنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودا جات کی اُردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔
کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام
پابندئ وقت ہمارا نصب العین
رضیہ منزل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷
Concept Advertisers

سرکن دوا اپھارہ
نیز دیگر امراضِ حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار وواہ،
چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔
(ڈنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

- لاہور : ـــــ پاکستان میڈیکوز ۔ لوئر مال
- کراچی : ـــــ شہزاد میڈیکل سٹور ۔ بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی
- فیصل آباد : ـــــ میاں شادی میڈیسن ۔ گول امین پور بازار
- راولپنڈی : ـــــ جرمن ہومیو لیبارٹریز ۔ بوہڑ بازار
- ملتان : ـــــ زکریا میڈیکل سٹور ۔ بیرون لوہاری گیٹ
- رحیم یار خان : ـــــ رحمٰن میڈیکل سٹور ۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
لاہور ـ کراچی
ہیڈ آفس ـــــ ربوہ ـــــ فون : ۶۰۶ ، ۶۷۱

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام پر نہ بیرونی دباؤ قبول کریں گے اور نہ کسی قسم کی سودے بازی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی سپر طاقت کے سامنے نہیں جھکیں گے اور نہ کشکول لے کر بھیک مانگیں گے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ ۴۵ سال کے دوران پاکستان کو آلودہ کیا گیا ہم یہ ساری گندگی نکال پھینکیں گے وہ بنوں میں ایک ... جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر میرے خاوند کو پھانسی بھی دے دی گئی تب بھی میدان نہیں چھوڑوں گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جمہوریت ختم ہو چکی ہے وزیر اعظم صرف مہرہ ہیں اصل کام صدرِ مملکت انٹیلی جنس افسروں کے ذریعے کر رہے ہیں۔

○ سابق وفاقی وزیر قانون مسٹر افتخار احمد گیلانی کو سات سال کے لئے نااہل قرار دینے کی سزا پر سپریم کورٹ کے ایک سرکٹ بنچ نے عمل درآمد روک دیا ہے۔ تاہم ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے پاس پانچ پانچ لاکھ کے دو مچلکے جمع کرانے کو کہا ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل فاضل عدالت کو مطمئن نہ کر سکے وکیل صفائی نے کہا کہ حکومت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اس لئے جرم نہیں قرار پا سکتا۔

بقیہ : صـ۶ سے آگے

ہوئے حسین لمحات آج بھی ہمارے دل و دماغ میں اسی طرح واضح اور روشن ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ ہمارے بھائی کو جنت میں جگہ دے اور اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

ANAM TRAVELS
آپ کا اپنا ادارہ ـ انعم ٹریولز
دنیائے سفر میں آپ کے ہم سفر
ٹیلیفون و ٹیلیکس کی سہولت کیساتھ
ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول کیلئے نیز بیرونی ملک آپ کے سفر کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہیں۔
خدمت کا موقع دیجئے۔
۱۴۔ ڈی فیروز سنٹر (نزد طباق) فضل حق روڈ بلیو ایریا ۔ اسلام آباد
ٹیلیفون : ۸۱۸۰۵۷ ، ۸۵۳۴۸۹
ٹیلیکس : ۵۴۵۹۲ TDISB

غیر ملکی خبریں

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر پیریز ڈی کوئیار نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ چند روز کے اندر اندر کرد کیمپوں کا انتظام سنبھال لے گی۔ انہوں نے کہا کہ اتحادیوں اور امن دستوں کی بیک وقت موجودگی مسائل بھی پیدا کر سکتی ہے۔

○ افغان مجاہدین نے افغانستان کے ایک دوسرے اہم شہر گردیز کی طرف پیش قدمی کے دوران بیس چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

○ لبنان میں شام کی حامی مسلح تنظیم شیعہ امل ملیشیا توڑنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ملیشیا کے پندرہ ہزار کارکنوں کو فوج پولیس اور انتظامیہ میں کھپایا جائے گا۔

○ امریکہ اور عراق کے فوجی افسروں کے درمیان "دوستانہ ماحول" میں بات چیت ہوئی۔ اس بات چیت میں عراق کویت سرحد کا کنٹرول مبصرین کو سونپنے کے امور پر گفتگو ہوئی۔

○ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز نے بتایا ہے کہ پاکستان کشمیر کے مسئلے پر بھارت کے خلاف ایک بڑی مہم شروع کرنے والا ہے اخبار نے انکشاف کیا کہ اس مہم کی نگرانی صدر کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی گروپ کر رہا ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ کا تیسرا امن مشن بھی ناکام ہوتا نظر آ رہا ہے۔ اس دورے کے بعد ناکامی کی ذمہ داری امریکی وزیر خارجہ نے اسرائیل پر ڈال دی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ امن مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیں ابھی اسرائیلی حکومت سے بعض سوالوں کے جواب کی ضرورت ہے۔

○ عراق کے صدر صدام حسین نے ٹیلی فون کا انتظام بحال کرنے کا کام اپنے برادر نسبتی کو سونپ دیا ہے۔

○ بھارت کے حالیہ سیاسی انتخابات میں سیاستدانوں کے علاوہ اداکاروں، صحافیوں، کھلاڑیوں اور سابق باڈی بلڈرز بھی حصہ لے رہے ہیں۔

○ دہلی میں بم کے دھماکے سے ۳ افراد ہلاک ہو گئے۔